Digitzed by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

روزنامہ

الفضل

یوم جمعہ کو قادیان سے شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ششماہی ۹ روپے — سہ ماہی ۴ روپے ۸ آنہ — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۵ | ۵ ماہ تبوک ۱۳۲۶ھ ش | ۱۹ ماہ شوال ۱۳۶۶ھ | ۵ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۰۵

المسیح

۴ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع منتظر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

افسوس جناب مولوی محمد رحیم الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے آج ۸۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون جناب منشی محمد الدین صاحب آف کھاریاں کے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مغفور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خشیتِ الٰہی

ابتلاء و امتحان میں حصولِ کامیابی کا ذریعہ

خشیت الٰہی تمام نیکیوں کی جڑ ہے ذکر الٰہی۔ توکل علی اللہ اور صبر و شکر جیسی اعلیٰ صفات انسان میں انہی نیکی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اپنے ماحول سے اکتساب خیر کرنے اور تمام اعمال صالحہ بجالانے کا مدار خشیت الٰہی پر ہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ حالات و واقعات سے عبرت حاصل کرنا اور اس کے نتیجے میں اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرنا خاص خشیت پر ہی موقوف ہے جیسا کہ اس نے سورۃ النازعات میں موسیٰ علیہ السلام کی کامیابی اور فرعون کی تباہی و بربادی کے ذکر کے بعد فرمایا ہے۔

ان فی ذالک لعبرۃ لمن یخشیٰ یقیناً اس واقعہ میں اس کے لئے جو خدا سے ڈرتا ہے عبرت کا سامان ہے

لغت کی رو سے عبرت کے معنی محض نصیحت پکڑنا ہی نہیں ہیں جیسا کہ اردو محاورے میں سمجھے جاتے ہیں بلکہ اس کے معنے حالات میں غور و فکر کر کے ان کی حقیقت کو پانا اور نصیحت پکڑنا ہیں یعنی کلام مجید میں انبیاء کی کامیابی کے بالمقابل تقدیر الٰہی سے ٹکر لینے والوں کی تباہی کا ذکر اس لئے بار بار کیا گیا ہے۔ تا لوگ اس امر پر غور کریں کہ حقیقی فلاح کیا ہے اور اسکے حصول کی کونسی راہ ہے اور یہ کہ وہ صرف عذاب سے ڈر کر ہی خدا پر ایمان نہ لائیں بلکہ نبی کی اتباع کی بدولت ملنے والی دینی اور دنیوی کامیابیوں کو بھی پیش نظر رکھیں۔ اور پھر اس راستے پر چلیں جس پر چلنے کی نبی تلقین کرتا ہے۔ لیکن اس نصیب و فراز پر غور کے لئے رغبت اور اس کے نتیجے میں قبول حق کی سعادت اس کو ہی نصیب ہو گی۔ جس کے دل میں خشیت الٰہی پہلے ہی گھر کر چکی ہو۔ گویا تمام اعمال صالحہ سے مقدم خشیت الٰہی ہے کہ جس کے نتیجہ میں قبول حق کی توفیق اور مداومت عمل خود بخود میسر آجاتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس عمل کی توفیق ملتی ہے جو عین مناسب حال ہوتا ہے۔ اس لئے کہ طریق کار کی تعیین غور و فکر کرنے اور حقیقت کو پالینے کے نتیجے میں کی جاتی ہے۔ ایک وہ شخص جس کا دل خشیت الٰہی سے پُر ہے نئے پیدا ہونے والے حالات میں اپنے لئے طریق عمل خدا اور رسول کے بتائے ہوئے احکامات کی روشنی میں ہی تجویز کرے گا۔ اور موقعہ اور محل کے مطابق قدم اٹھانا ہی کامیابی کی نشانی ہے۔ پس وہ انسان جو اس زندگی مستعار میں خشیت الٰہی کو شعار بناتا ہے۔ ہر لحہ اور ہر لحظہ واقعات ماسبق اور حالات امروز سے صحیح معنوں میں عبرت حاصل کر کے فوز و فلاح کی راہ نکالتا رہتا ہے۔ اسی لئے جگہ جگہ پر کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ اور ہر میدان میں وہ کامیاب و کامران نظر آتا ہے بالخصوص ابتلاء و امتحان کے وقت مومن خشیت اللہ کے ذریعہ ہی صحیح راہ نمائی حاصل کرتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا خوف اس کو ماسوا کے خوف سے بے نیاز کر دیتا ہے اور اس کی ہستی فکر غم ایام سے بالا ہو جاتی ہے۔ مصائب و مشکلات کے اگر پہاڑ بھی ہوں۔ تو اس پر خوف و ہراس طاری کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ وہ مصائب کی ظاہری شدت سے نہیں گھبراتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ واقعات سے کیونکر عبرت حاصل کی جاتی ہے۔ وہ حالات پر غور و خوض کر کے حقیقت تک پہونچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نصرت کے ماتحت فوراً حقیقت کو پالیتا ہے۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف کوئی ایک قدم چل کر جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اپنے بندے کی طرف دس قدم چل کر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت کے وعدے اور ان مع العسر یسرا کا ہمگیر قانون اس کی ہمت کو بلند کر دیتا ہے۔ اور ہنستے ہوئے چہرے اور مسرور دل کے ساتھ مصائب کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک نیا جوش اور ولولہ اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ مایوسی و عطالت کا کبھی مقابلہ نہیں کرتا ہے۔ اور نا مساعد حالات کا نہیں بالآخر امتحان میں کامیاب و کامران ثابت ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے مزید انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ اور بے پناہ ترقیات کا وارث قرار پاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مصائب و آلام کا نزول ہمت سوز اور یاس انگیز بھی ہوتا ہے۔ مگر ان کے لئے جن کے دل دنیا و ما فیہا کے غموں کی آماجگاہ ہوں۔ لیکن وہ جو خشیت الٰہی کو شعار بنالیں۔ ہر قسم کے غموں سے منجات پا جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا اور دفتر قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کورہ یونس میں ایسے بندوں کا جو اس سے ڈرنے والے ہیں ذکر کرتے ہوئے خود فرماتا ہے۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ط ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (۱۰-۶۲) یعنی یاد رکھو اولیاء پر نہ تو کسی قسم کا ڈر اور خوف طاری ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ پر ایمان لائے۔ اور اپنے اعمال میں اس کا خوف پیدا کیا۔ پس ان کے لئے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ یہ اللہ کا قانون ہے۔ اور اللہ کے کلمات میں ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ ان کے لئے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

پس آج کل کے پرخطر ایام میں جبکہ ہر آن اور ہر گھڑی ایک نیا تغیر رونما ہو رہا ہے۔ اور آنے والے زمانے کی غیر یقینی نوعیت عقدۂ لاینحل بنی ہوئی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ خشیۃ اللہ کو اختیار کریں اور اسی کے ذریعے سے خدا تعالےٰ کی طرف سے صحیح رہنمائی حاصل کریں۔ ہمارا دل خشیت الٰہی سے اس طرح پر ہو کہ کسی دوسرے خوف کے لئے اس میں گنجائش ہی نہ رہے۔ پھر یقیناً آیت کریمہ کے عین مطابق دنیا اور آخرت میں ہمارے لئے خوشخبری ہی خوشخبری ہے۔ اور قدم قدم پر کامیابی و کامرانی۔ (مسعود احمد واقف زندگی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ ایک دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاَدْفِعْ بَلَایَانَا وَکُرُوْبَنَا وَنَجِّ مِنْ کُلِّ حَمٍّ قُلُوْبَنَا وَکَفِّلْ خُطُوْبَنَا وَکُنْ مُحْتَنَا حَیْثُمَا کُنَّا یَا مَحْبُوْبَنَا وَاشْکُرْ عُفُوْرَنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا اِنَّا تَوَکَّلْنَا عَلَیْکَ وَفَوَّضْنَا الْاَمْرَ اِلَیْکَ اَنْتَ مَوْلٰنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن۔

ایک جانباز مسلمان عورت کی بہادری

(از جناب مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل قادیان)

قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ کہ صرف مسلمانوں ہی سے نہیں بلکہ مخالفین مذاہب سے بھی نیکی۔ احسان اور حسن سلوک کا برتاؤ کرو۔ اور دشمن سے مقابلہ کی آرزو مت کرو۔ اور اگر مقابلہ آپڑے۔ فاثبتوا تو ثابت قدمی دکھاؤ۔ اس وقت مسلمان قوم اگر قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل کرتی۔ تو جو نقصان اس نے جان و مال کا اٹھایا ہے۔ نہ اٹھانا پڑتا۔ شام تک لڑائی ہوتی رہی مسلمان بہادروں نے ہزاروں کو مار دیا۔ اور ۶۰ میں سے صرف ۱۰ شہید ہوئے۔ اس سے ثابت ہے کہ وہ لوگ کتنا بڑا ایمان رکھتے تھے۔ اور ان میں کتنی بڑی ثابت قدمی تھی۔

مرد تو مرد اس زمانہ کی عورتوں کا یہ حال تھا۔ کہ ایک خطرناک معرکہ پر جبکہ مسلمان بہادر لڑائی ہو رہی تھی۔ مسلمانوں نے دیکھا۔ کہ اسلامی لشکر سے ایک شخص نکلتا ہے۔ اور دشمنوں کی صفوں پر حملہ کرتا ہے۔ کبھی داہنی حملہ کرتا ہے اور کبھی بائیں اور کبھی قلب لشکر پر۔ غرض اس نے بڑی بہادری دکھائی۔ اور مسلمان فوج کی تقویت کا موجب بنا۔ اس کے متعلق کوشش کی گئی۔ کہ معلوم کیا جائے۔ کہ وہ کون ہے۔ مگر اس نے پتہ لگنے نہ دیا۔ آخر کار تحقیقات کی گئی۔ کہ یہ اجنبی اور بہادر کون تھا۔ جس نے ایسی امداد کی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ وہ ایک جانباز عورت خولہ بنت ازور تھی۔ جو زرہ پہن ازور ایک زبردست بہادر مسلمان کی بہن تھی۔ جو مردانہ لباس میں دشمن پر حملہ آور ہوئی تھی۔ خیال فرمائیے۔ کہ قرن اول کے زمانہ کی مسلمان عورتوں کے اندر کتنی جرأت اور بہادری تھی۔ مگر موجودہ وقت کی عورتیں مردوں کے لئے بھی بوجھ معلوم ہوتی ہیں۔ اگر سچا ایمان ہو۔ تو یقیناً مسلمان کبھی مغلوب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ کہ اے مسلمانو اگر تم اپنے اندر سچا ایمان پیدا کرو گے۔ تو تم ہی غالب ہو گے۔ اللھم اجعلنا منھم۔ آمین۔

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) ۲۰ مارچ ۱۹۰۷ء۔ لاکھوں ان نوں کو تہ و بالا کر دوں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۵)

(۲) ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء۔ ویل یومئذ للمکذبین۔ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے۔ وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا۔ وہ قیامت کے دن ہوں گے۔ زبردست ان نوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ایک ہولناک نشان۔ میری رحمت تجھ کو لے جائے گی۔ اللہ رحم کریگا۔ واللہ خیر حافظاً وھو ارحم الراحمین۔ اعینیک۔ (تذکرہ صفحہ ۶۶۵)

(۳) ۱۳ مئی ۱۹۰۷ء۔ سنجیبک۔ سنعلیک۔ سنکرمک اکراماً عجباً۔ ترجمہ۔ ہم تجھ کو دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ اور ہم تجھے ان پر غالب کر دیں گے۔ اور ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی دیں گے۔ (تذکرہ صفحہ ۶۶۶)

(۴) مئی ۱۹۰۷ء۔ اللھم ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابداً (ترجمہ) اے خدا اگر تو نے اس احمدی جماعت کو ہلاک کر دیا۔ تو پھر اس کے بعد اس زمین میں تیری پرستش کبھی نہ ہوگی۔ (تذکرہ صفحہ ۶۷۰)

(۵) ۹ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۰)

(۶) ۱۹ جنوری ۱۹۰۸ء۔ انی معک ومع اھلک ھذہ۔ ترجمہ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل و عیال کے ساتھ ہوں (یعنی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ) (تذکرہ صفحہ ۶۹۱)

مومن کی سب سے پیاری چیز

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

"ہمارے لئے ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہی سیدھا راستہ ہے۔ کہ ہم آفات کی پروا نہ کرتے ہوئے سیدھے چلے جائیں۔ اور ہمارے سامنے ہر وقت ہماری منزل مقصود ہو۔ اگر ہم منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو وہاں ہمارا سب سے بڑا انعام اللہ کھڑا ہوگا۔

..... میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری جماعت کے دلوں کو تقویت دے اور اللہ تعالےٰ کے راستے میں موت ان کو سب سے پیاری چیز نظر آنے لگے۔ اور وہ چیزیں جن کے لئے دنیا دوڑتی ہے۔ اور ان کی خواہش رکھتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے لئے وہ انہیں بری نظر آنے لگیں۔ تاکہ ہمارا اصل بدلہ اور ہماری حقیقی جزا ہمیں اس دنیا میں بھی ملے۔ اور اگلے جہان میں بھی مل جائے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جون ۱۹۰۵ء مطبوعہ الفضل ۱۲ جون ۱۹۰۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رویا اور حدیث خیر الانام

از محمد احمد نعیم مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ سنت بیان فرمائی ہے کہ وہ آئندہ پیش آمدہ واقعات قبل از وقوع اپنے پیارے اور برگزیدہ انبیاء کو بتلایا کرتا ہے اور سو سے انبیاء کے ان واقعات کا علم کسی دوسرے کو عطا نہیں فرماتا۔ موجودہ زمانہ میں جو مصائب اور مشکلات مسلمانوں کو پیش آئیں۔ اور جو آفات اور بلائیں ان پر نازل ہوئیں اس قادر و مطلق نے اپنے انبیاء کو ان سے بھی بے خبر نہیں رکھا بلکہ اس زمانہ کے برگزیدہ کے علاوہ آج سے چودہ سو سال قبل عرب کے ریگستانوں سے پیدا ہونے والے نبی خدا ابی والی کو بھی اس سے خبر دے رکھی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ رویا جو اخبار الفضل مجریہ ۱۹۱۴ء میں شائع ہو چکا ہے جہاں وہ جماعت احمدیہ کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو دیکھنے پر ہمیں اور بھی مسرت محسوس ہوتی ہے کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل اس زمانہ میں ان واقعات کے رونما پذیر ہونے کی جس طرح اطلاع دی تھی وہ عین اس کے مطابق ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اور جہاں وہ اپنے ظاہر ہونے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ وہاں وہ مسیح موعود علیہ السلام کے مصدق بن کر آپ کی صداقت کو بھی دنیا پر روشن فرما رہے ہیں۔

نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ جب دجال دوسرے کام کر چکے گا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا۔ اور وہ اسے باب لد کے پاس قتل کر دے گا۔ اور پھر عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسی قوم کے پاس آئے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھا ہوگا اور وہ ان کے درجات وغیرہ کا ان سے ذکر کر رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ خبر دے گا۔ کہ بعض ایسے مفسد لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ اکثر کے لئے ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ اسلئے میرے بندوں کے ساتھ مل کر دعا کر"

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے فتنہ سے بچنے کا صرف اور صرف ایک ہی ذریعہ دعا بتلائی ہے۔ آج جب ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو دیکھتے ہیں کہ حضور بار بار ان فتنوں سے بچنے کے لئے دعا پر زور دینے کا ارشاد فرماتے ہیں تو حضور کی ہدایت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بن رہے ہیں

پھر اس حدیث میں درج ہے کہ یہ فتنہ اس قدر بڑھ جائے گا کہ فیقولون لقد قتلنا من فی الارض فھلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابھم الی السماء۔ کہ وہ کہینگے کہ ہم نے اہل زمین تمام کے تمام کو قتل کر ڈالا آؤ اب ہم اہل سماء کو قتل کریں اور وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلانا شروع کر دیں گے۔

اہل زمین کا آسمان والوں سے لڑنا

یہی مطلب معلوم ہوتا ہے کہ بعد ازیں وہ ایسے لوگوں سے مقابلہ کرنیکا ارادہ کرینگے جو ظاہری لحاظ سے اپنے پاس کوئی زمینی اسباب نہ رکھتے ہونگے۔ بلکہ ان کے پاس صرف اور صرف ایک ہی ہتھیار ان کے مقابلہ کے لئے ہوگا۔ اور وہ آسمانی ہتھیار ہوگا۔ اور وہ وہی ہے۔ جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ یعنی رات کے تیسرے نصف شب کی دعائیں۔ اور یہ لوگ جنکا اوپر ذکر ہے وہ جماعت احمدیہ ہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمین کو کیا کریں
آسمان کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا غرض

پس آج کا فتنہ اور موجودہ خانہ جنگی اسکی تصدیق کر رہی ہے کہ اب آخری جگہ جو دشمن کے حملہ کا مقصود اور منتہی تھی وہ جماعت احمدیہ کا مرکز یعنی قادیان ہی تھا۔

پھر لکھا ہے کہ جب وہ یہ ارادہ کر کے تیر پھینکینگے تو اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو سرخ رنگ کر کے واپس کر دیگا گویا انکی تدبیر بالکل ناکام رہیگی اور وہ خائب و خاسر ہونگے اور یہ اس حالت میں ہوگا کہ "یحصر نبی اللہ و اصحابہ حتی یکون رأس الثور لاحدھم خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم"، اور یہ محاصرہ ظاہر ہے۔ قادیان کے بسنے والے باقی دنیا سے ہر طرح کٹ چکے ہیں۔ نہ ڈاک نہ تار نہ ٹیلیفون بلکہ ہر طرح سے محصور ہو چکے ہیں۔ لیکن اس تکلیف کا حل اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ "فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ" کہ وہ اللہ کا نبی عیسیٰ اور اس کے صحابہ دعا کرینگے اور ان دعاؤں کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اسکے متعلق لکھا ہے کہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ پس وہ نبی اللہ اور اسکے صحابہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں یکدم الٰہی عذاب میں گرفتار ہو کر تباہ و برباد ہونگے۔ (مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ کتاب الفتن)

پس اے خدا کے مرسل کی جماعت! اگرچہ موجودہ فتنہ و فساد اللہ تعالیٰ کی بتلائی ہوئی خبروں کے مطابق انجام پذیر ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رویاء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے انجام والے الفاظ کا ایک ہی ہونا یعنی فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ الٰہی عذاب فتنہ و فساد پھیلانے والوں پر ضرور آکر رہے گا۔ لیکن آپ کو بھی بار بار اپنے فرض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پس دعائیں کرو اور دعائیں کرو کہ تا جلد از جلد وہ فیصلہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما چکا ہے اس کا ظہور ہو۔ آمین

ہمارا فرض

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

"ہمارا فرض ہے کہ ہم سلسلے کی عظمت اور اس کی مشکلات کے ازالہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے چلے جائیں اور اس سے کہیں کہ اے خدا اس کمزوری میں تو نے ہی ہمیں پیدا کیا ہے۔ ہم بیشک کمزور ہیں ناتوان ہیں ناطاقت اور خطا کار ہیں لیکن ہم تیرے بندے ہیں۔ تیرا حق ہے کہ جو چاہے ہم سے سلوک کرے۔ مگر تیرے بندے جو قانون کو توڑتے ہوئے ہم پر ظلم کر رہے ہیں۔ ان کا حق نہیں کہ وہ ہمیں اپنے ستم کا نشانہ بنائیں۔ ہم پر جس رنگ میں مظالم ہو رہے ہیں۔ تو انہیں جانتا ہے۔ بعض جگہ جواب دینے سے تو نے روک رکھا ہے۔ اور بعض جگہ بے طاقت بنا دیا ہے۔ ایسی حالت میں سوائے اس کے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ کہ تیرے حضور التجا کریں۔ کہ ہم پر مظالم کرنے والے۔ اور سلسلہ احمدیہ کو دنیا کی نگاہوں میں ذلیل اور حقیر کرنے والے خواہ حکام کے زمرہ میں شامل ہیں خواہ رعایا میں۔ تو خود انکا ہاتھ پکڑ اور ہمیں ان کے شر سے بچا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء مطبوعہ الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے اہم فیصلے

جبری تبدیلیٔ مذہب اور عورتوں کے اغوا کی وارداتوں کی سختی سے تحقیقات کی جائے گی۔ جائدادوں پر ناجائز قبضہ تسلیم نہیں ہوگا۔

لاہور ۳ ستمبر۔ آج صبح ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کی چھ مشترکہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں مشرقی اور مغربی پنجاب میں امن قائم کرنے اور پناہ گزینوں کو ایک صوبہ سے دوسرے صوبے میں لے جانے اور بسانے کے سوالوں پر غور کیا گیا۔ دونوں حکومتوں کے نمائندوں نے اپنے چار دن کے فیصلوں کی روشنی میں اہم تجاویز منظور کیں۔ کانفرنس میں مندرجہ ذیل اصحاب شریک ہوئے:۔

پنڈت جواہر لال نہرو۔ مسٹر لیاقت علی خاں۔ مسٹر غضنفر علی خاں۔ سردار عبدالرب نشتر۔ سردار بھجائی پٹیل۔ سردار بلدیو سنگھ۔ سردار سورن سنگھ۔ ڈاکٹر گوپی چند۔ خان افتخار حسین خان آف محمود۔ سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب سر چندو لال تریویدی گورنر مشرقی پنجاب۔

کانفرنس نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل فیصلے کئے:۔ (۱) جو لوگ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں جا کر بسنا چاہیں۔ ان کو پوری حفاظت کے ساتھ پہنچا دیا جائے۔ (۲) مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے لئے اور مغربی پنجاب میں غیر مسلموں کے لئے مختلف مقامات پر حفاظتی کیمپ کھولے جائیں۔ ان کیمپوں میں رہنے والے لوگوں کی خوراک اور دیگر ضروریات صوبائی حکومت مہیا کرے۔ ان کیمپوں کے انتظام میں سول اور فوجی حکام کے علاوہ غیر سرکاری مقرر کردہ افسر بھی حصہ لیں۔ (۳) جن لوگوں نے ناجائز طور پر دوسروں کی زمینوں۔ مکانوں اور دیگر اشیاء پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان کا قبضہ کسی صورت میں بھی تسلیم نہ کیا جائے۔ (۴) زرعی زمینوں۔ مکانوں۔ کارخانوں۔ اور بیمہ کمپنیوں کی حفاظت کے لئے دونوں حکومتیں نگران مقرر کریں۔ (۵) فسادات کے سلسلے میں جن مذہبی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اور ان کی بے حرمتی کی گئی ہے انہیں حکومت کے خرچ پر دوبارہ بتعمیر یا مرمت کیا جائے۔ (۶) جبری شادی۔ جبری تبدیلیٔ مذہب اور عورتوں اور بچوں کو اغوا کرنے کے معاملات کی خاص طور پر تحقیقات کی جائے۔ دونوں حکومتیں ایسی واردات کا پتہ لگائیں۔ اغوا شدہ عورتوں کو واپس لانے اور مجرمین کو سخت سزا دینے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (۷) جن سرکاری ملازمین پر حملہ آوروں کی مدد کرنے کا الزام ہو ان کی پوری تحقیقات کی جائے اور ان کے خلاف فوری کارروائی ہو۔

(۸) جھوٹی افواہوں کو روکنے کے لئے دونوں حکومتیں روزانہ بیان جاری کیا کریں۔ جن میں فسادات کے سلسلے میں صحیح اور سچی خبریں بتائی جائیں نیز یہ بھی بتایا جائے کہ کس قدر پناہ گزین ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں گئے ہیں۔

(۹) پاکستان کے جو سرکاری ملازمین ہندوستان میں اور ہندوستان کے جو ملازمین پاکستان میں مقیم ہوں انہیں اپنی ڈیوٹیوں پر پہنچانے کے لئے ہر ممکن سہولت دی جائے۔

(۱۰) جو اخبارات فسادات کی خبروں کو غیر ذمہ دارانہ طریق سے شائع کریں۔ اور فسادات کے متعلق نامناسب طریق سے رائے زنی کریں۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

(۱۱) دونوں حکومتیں اشتراک عمل اور تعاون کرنے کی غرض سے ایک دوسرے کو مکمل اطلاعات بہم پہنچاتی رہیں۔ وقتاً فوقتاً دونوں حکومتوں کے نمائندے آپس میں مشورہ بھی کرتے رہیں۔

مشرقی پنجاب کی حالت

شملہ ۴ ستمبر۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جن علاقوں میں فوج پہنچ رہی ہے۔ وہاں پر اب پہلے سے کم وارداتیں ہو رہی ہیں۔ مشکیٔ امرتسر میں فوج کو ایک مسلح جتھے سے مقابلہ کرنا پڑا۔ لدھیانہ کے قریب ایک گاؤں پر بھی حملہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

برطانیہ اور برما میں گفت و شنید

۴ ستمبر۔ ارڈلشوٹل ان دنوں برما گورنمنٹ سے گفت و شنید کرنے کے لئے رنگون آئے ہوئے ہیں۔ برما کی وزارت کے ارکان آپ سے گفت و شنید کرنے میں مصروف ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس گفتگو کے نتیجہ میں یہ طے ہو جائے گا کہ مستقبل میں برطانیہ اور برما میں تعلقات کی نوعیت کیسی ہوگی۔

دزیر اعظم حیدرآباد دہلی میں

حیدرآباد ۴ ستمبر۔ ریاست حیدرآباد کے وزیر اعظم نواب صاحب چھتاری اور آئینی مشیر حیدرآباد سے دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔ دونوں وصاحب حیدرآباد اور ہندوستان کے آئینی تعلقات کے متعلق حکومت ہند سے بات چیت کریں گے۔

یورپ کی اقتصادی بدحالی

۴ ستمبر۔ امریکہ کے قائم مقام سیکرٹری آف سٹیٹ نے ایک بیان میں کہا۔ یورپ کی اقتصادی حالت اتنی ابتری سے بگڑ رہی ہے کہ چند ماہ کے اندر اندر ہمیں متحدہ ممالک کو مدد دینی پڑے گی۔ (اعتراف کیا کہ یورپ کے ممالک کے متعلق مارشل سکیم میں جو اندازے پیش کئے گئے تھے وہ غلط ثابت ہو رہے ہیں)

لدھیانہ کے مسلمانوں کی حالت

لدھیانہ ۳ ستمبر۔ لدھیانہ کے مسلمانوں کے ایک وفد نے پنڈت نہرو سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ شہر کے نوے ہزار مسلمان سمٹ کر چھ محلوں میں آ بسے ہیں۔ اور خوراک کی فراہمی میں مشکلات کی وجہ سے ان کی حالت بہت نازک ہے۔ وفد نے پنڈت نہرو سے درخواست کی کہ مسلمانوں کے لئے حفاظتی کیمپ کھولے جائیں۔ اور انہیں مغربی پنجاب میں پہنچانے کا اور راشن مہیا کرنے کا فوری انتظام کیا جائے۔ پنڈت نہرو نے ان مطالبات پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا۔ پنڈت نہرو آج شام کو دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔

لاہور کے چھ مسلم اخبارات کا مطالبہ

لاہور ۳ ستمبر۔ لاہور کے چھ مسلمان روزانہ اخبارات کے ایڈیٹروں نے مسٹر محمد علی جناح اور مسٹر لیاقت علی خاں کو برقیہ ارسال کیا ہے جس میں انہوں نے یہ شکایت کی ہے کہ ڈیفنس کونسل کے فیصلوں پر پوری طرح عمل نہیں ہو رہا۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی حفاظت کرنے کے لئے بجائے غیر مسلم فوج بھیجنے کے مسلمان فوج بھیجی جائے۔ یہ تار ان اخبارات کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ پاکستان ٹائمز۔ ایسٹرن ٹائمز۔ نوائے وقت۔ احسان۔ شہباز۔ زمیندار۔